مُرتّب : جناب محمد ایوب قادری

چند مشاہیرِ سندھ

حافظ عبدالرحمٰن امرتسری مصنف عربی بول چال، کتاب الصرف اور کتاب النحو مشہور مصنف گزرے ہیں۔ امرتسر وطن تھا۔ انھوں نے ممالکِ اسلامیہ کی سیاحت کی، ان کا سفرنامہ ممالک اسلامیہ طبع ہو چکا ہے۔ اسی طرح انھوں نے ۱۹۰۷ء میں پُورے برصغیر کی سیاحت کی۔ ان کی یہ روداد سیاحت بھی "سیاحت ہند" کے نام سے چھپ چکی ہے۔ اس کتاب میں انھوں نے ہندوستان کے تمام مشہور شہروں کے حالات، تعلیمی اداروں اور مشاہیر کا حال لکھا ہے۔ یہ کتاب نایاب ہے۔ ہم نے ان کی کتاب سے اس زمانے کے مشاہیر سندھ کا حال اخذ کرلیا ہے جس کو مختصر حواشی کے ساتھ "الولی" کے ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ قوسین میں اصل کتاب کے صفحات بھی دے دیئے ہیں۔

سیٹھ عُمر

یہاں (کراچی) کے سوداگروں میں علم دوست اور مسافر نواز شخص ہیں، ان کے زیر اہتمام چھاؤنی میں ایک مدرسہ جاری ہے جس میں زیادہ تر میمنوں کے لڑکے پڑھتے ہیں۔ ان کے ذریعہ مُفصّلۂ ذیل اشخاص (شیخ رحمت اللہ و مرزا اقلیم بیگ) سے ملاقاتیں ہوئیں۔ شیخ رحمت اللہ سروے ڈپارٹمنٹ میں ایک اچھے عُہدہ

پر مختار ہیں۔ دیگر خوبیوں کے علاوہ ان میں یہ وصف ہے کہ پچاس ساٹھ روپیہ ماہوار کی دوائیں گھر میں تیار کراکر بیماروں کو مفت تقسیم کرتے ہیں۔ (ص ۹۹-۱۰۰)

۲۶۔ حسن علی آفندی

یہاں (کراچی میں) ایک ہائی اسکول ہے جس کی بنیاد مرحوم خان بہادر میر حسن علی آفندی نے قائم کی تھی۔ آفندی صاحب حیدرآباد سندھ کے رہنے والے اور سلطنت عثمانی کے وائس کونسل تھے۔ میں اور ابو نصر مرحوم حاجی مولا ڈینا تاجر کے ہمراہ جو اس وقت وائس کونسل کی خدمات انجام دیتے تھے مدرسہ دیکھنے گئے۔ اس زمانے میں مولوی حمید الدین[۵۱] صاحب مدرسہ کے عربی پروفیسر تھے۔ ان کی وجہ سے عمارت اور تعلیمی حالت دریافت کرنے کا اچھا موقعہ ملا۔ مدرسہ کی عمارت بہت شاندار ہے، چاروں طرف اسکول اور بورڈنگ ہاؤس کی عظیم الشان عمارتیں ہیں بیچ میں ایک فراخ میدان چھٹا ہوا ہے۔ سنی اور شیعہ کی دو علیحدہ علیحدہ مسجدیں ہیں۔ سندھ کے امیرزادے اور معزز زمینداروں کے لڑکے سب اسی جگہ تعلیم پاتے ہیں تعلیم کا انتظام انٹرنس کلاس تک ہے (ص ۹۹) [۵۲]

۲۸۔ مرزا قلیچ بیگ

یہ لاڑکانہ کے ڈپٹی کلکٹر اور بہت علم دوست ہیں، آپ نے فارسی کی مستند کتابوں سے سندھ کی ایک تاریخ انگریزی میں لکھی ہے۔ ان دونوں صاحبوں (شیخ رحمت اللہ و مرزا قلیچ بیگ) کی خوش خلقی اور مسافر نوازی سے ہمیں بہت مسرت ہوئی۔ (ص ۱۰۱) [۵۳]

---

۵۱ مولانا حمید الدین فراہی، مفسر قرآن مشہور عالم گزرے ہیں۔ علامہ شبلی نعمانی کے ماموں زاد بھائی تھے۔

۵۲ حسن علی آفندی کے والد کا نام محمد احسان تھا۔ ڈاک منشی سے ترقی کرتے کرتے اعلیٰ منصب پر پہنچے۔ سندھ مدرسہ (کراچی) کے بانی تھے۔ ۱۸۹۵ء میں انتقال ہوا۔

۵۳ مرزا قلیچ بیگ، سندھ کے مؤرخ ہیں۔ ڈپٹی کلکٹری سے رٹائرڈ ہو کے سندھی زبان میں متعدد کتابیں لکھیں۔ ۱۹۲۹ء میں انتقال ہوا۔

۱۸۔ شیخ محمد سلیمان

شیخ محمد سلیمان[۵] مرحوم مالک وکٹوریہ پریس جو ایک صاحب عزم باخبر اور مسلمانوں کے ہمدرد تھے، ان کو اس (مسلمانوں کی تعلیم) پر بڑی توجہ تھی۔ سندھ کا سب سے پہلا اسلامی اخبار "الحق" نام ان ہی کے زیر اہتمام سے جاری ہوا۔ جو بعد میں حیدرآباد اور پھر کراچی منتقل ہوگیا (صفحہ ۸۹)

۳۰۔ منشی علی بخش

میونسپل کمیٹی (شکارپور) کے مصارف سے عربی اور سنسکرت کے دو مدرسے جوبلی کی یادگاریں قائم ہیں۔ سکریٹری انجمن اسلامیہ (منشی علی بخش) نے ۱۹۰۵ء میں ہم سے بیان کیا کہ سولہ سال کے عرصہ میں سولہ ہزار روپے خرچ ہونے پر ایک طالب علم نے بھی عربی زبان میں قابلیت نہیں پیدا کی۔ اس انجمن کے سکریٹری منشی علی بخش صاحب ایک بااخلاق، علم دوست اور مسافر نواز شخص ہیں۔ انھوں نے اپنی قابلیت سے شکارپور میں اچھی عزت حاصل کرلی ہے اور تموّل کے لحاظ سے یہاں کے مشاہیر میں شمار ہوتے ہیں۔ (صفحہ ۱۰۱)

۲۹۔ حکیم میر علی نواز

یہاں (شکارپور) کے آثار قدیمہ کی یادگار صرف حاجی فقیر اللہ صاحب کا روضہ ہے، جو قندھار کے رہنے والے تھے، آپ نے ۱۱۹۵ھ / ۱۷۸۰ء میں وفات پائی۔ حکیم میر علی نواز آپ کی یادگار اور طبابت و علمی قابلیت کی وجہ سے معزز اور مشہور ہیں۔ (صفحہ ۱۰۲)

۲۴۔ ماسٹر عبدالوہاب

و

۲۵۔ مولوی سید محمد

یہاں (حیدرآباد سندھ) کا ورناکیولر پریس تعلیمی حالت کے مطابق اچھا ہے۔ مسلمانوں کا ایک اخبار "الحق" جو پہلے سکھر سے شائع ہوتا تھا، اب اس کا دفتر

۵۔ شیخ محمد سلیمان کے صاحبزادوں میں شیخ عبدالعزیز خاص طور سے مشہور ہیں۔ انھوں نے بھی "الحق" اخبار جاری رکھا۔

منتقل ہوکر یہاں (حیدرآباد سندھ) آگیا ہے اور سندھی کے علاوہ اس کا ایک حصہ انگریزی میں بھی چھپتا ہے تاکہ مسلمانوں کی ضروریات براہِ راست حکام انگریزی کے گوش گزار ہوتی رہیں۔ سندھی کے اڈیٹر ماسٹر عبدالوہاب اور انگریزی کے ایڈیٹر مولوی سید محمد صاحب ہیں۔ ماسٹر صاحب سندھ کے رہنے والے اور سید صاحب شمالی ہند کے متوطن اور اور علیگڑھ کالج کے تعلیم یافتہ ہیں۔ دونوں صاحبوں کو قومی معاملات سے بہت دلچسپی ہے۔ اور فی الجملہ آزاد نویس ہیں، اس اخبار کا دفتر چھاؤنی میں ہے۔

"الحق" کو تمام سندھ میں یہ عزت حاصل ہے کہ حضور پرنس آف ویلز کے سفرِ ہندوستان ۱۹۰۵-۶ء میں چھ ہندوستانی اخبار نویس جو سرکاری طور پر نامہ نگاری کے واسطے مقرر ہوئے، ان میں اس اخبار کے اڈیٹر مولوی سید محمد بھی تھے۔ (ص ۹۶-۹۷)

۲۲۔ سردار محمد یعقوب و ۲۳۔ شیخ صادق علی

(خیرپور ریاست کے پہلے وزیر خان بہادر قادر داد خاں اور پھر ان کے جانشین آنریبل سردار محمد یعقوب سی۔ ایس۔ آئی تھے۔ ان دونوں صاحبوں کے عہد میں ریاست نے مالی و ملکی انتظام میں خوب ترقی کی۔ سردار صاحب نے سب سے بڑا کام یہ کیا کہ مسلمانان سندھ کو دیگر صوبجات کے مسلمانوں سے جو طبعی بیگانگی تھی ۱۹۰۷ء میں آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کو کراچی میں مدعو کرنے سے ایک حد تک دور کیا۔ اگرچہ افسوس ہے کہ سردار صاحب انعقادِ جلسہ سے پیشتر فوت ہوگئے۔ مگر مقامِ مسرت ہے کہ موجودہ آنریبل شیخ صادق علی صاحب نے ان کی اس تجویز کو بڑی محنت سے سرسبز کیا اور قومی جوش کو یہاں تک حرکت دی کہ مسلمانانِ سندھ کی ترقی میں حصہ لینے کے علاوہ ۱۹۰۸ء کی امرتسر کانفرنس میں شریک ہوئے۔ کئی ہزار روپے اپنی جیب خاص سے اور کئی ہزار روپے ریاست سے علی گڑھ کالج کی امداد کے واسطے دیئے۔ (ص ۹۳)

۱۹۔ سردار محمد علی خاں و ۲۰۔ سردار غلام حیدر خاں

چند کابلی سردار امیر عبدالرحمٰن خاں مرحوم کے زمانے سے اس

جگہ (سکھر) مقیم تھے۔ ۱۹۰۵ء کے سفر میں جب کہ مولوی ابو النصر غلام یاسین[۵۱] صاحب دہلوی مرحوم تخلص آہ میرے ہمراہ تھے۔ سردار محمد علی خاں اور سردار غلام حیدر خاں سے خوب ملاقاتیں ہوئیں۔ یہ دونوں سردار بہت با اخلاق اور مہمان دوست ہیں۔ غلام حیدر خاں کو شعر و سخن میں اچھا دخل ہے۔ شدتِ گرما کے باعث یہ لوگ کراچی چلے جایا کرتے تھے۔ امیر صاحب حال (حبیب اللہ خاں) نے ان کے حال پر توجہ مبذول فرماکر سندھ کی گرمیوں سے انھیں نجات دی اور اب یہ دونوں صاحب کابل کی ٹھنڈی ہوائیں کھا رہے ہیں۔ (ص۸۹)

۲۱۔ سیّد سویل شاہ

اس شہر (روہڑی) میں بعض خاندانی اہل علم موجود ہیں جن کے نام کچھ اوقاف بھی واگزار ہیں۔ ان ہی میں سے سید سویل شاہ ایک شیعی المذہب جاگیردار ہیں، جن کے پاس بہت اچھا کتب خانہ اب تک محفوظ ہے۔ سید صاحب با اخلاق اور مہمان نواز آدمی ہیں[۵۲]۔ (ص۹۲)

---

۵۱ زیادہ تر قیام کلکتہ میں رہتا تھا۔ بہت کم سنی میں جیّد عالم ہوئے۔ مصر اور بغداد میں تکمیل علوم معقول و منقول کی۔ تحریر و تقریر دونوں میں سحر بیانی کا ملکہ حاصل تھا۔ کلکتہ سے ایک رسالہ "الصدق" نامی جاری کیا تھا۔ علاوہ نثر کے نظم میں بھی خاص دستگاہ تھی۔ نواب فصیح الملک داغ دہلوی سے تلمذ تھا۔ اس ہونہار نوجوان نے ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء میں رحلت کی۔ (قاموس المشاہیر از نظامی بدایونی، جلد اول ص۱۲ طبع بدایوں ۱۹۲۴ء)

۵۲ سید سویل صاحب کی اولاد بدایوں میں موجود ہے۔